بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

حرفِ ستائش

سیّدنا امام عبداللہ بن علوی الحدّاد نَفَعَنَا اللّٰہُ بِہٖ کے روحانی شاہکار رِسالۃ المُعاوِنَہ (کتابِ معاونت)

کا اردو ترجمہ از شاعرِ ٹورانٹو سیّد حامد یزدانی حفظہ اللہ

از: صدّیق عثمان نور محمد

انگریزی سے ترجمہ: قاری عطااللہ

تمام تعریفیں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف سے دائمی درود اور سلام ہو ہمارے پیارے نبی مکّی مدنی حضرت محمدِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل و اصحاب رضی اللہ عنہم پر۔ آمین

قطب الارشاد امام عبداللہ بن علوی الحدّاد نَفَعَنَا اللّٰہُ بِہٖ (۱۱۳۲۔۱۰۴۴ھ) کے روحانی شاہکار اور اس کے اردو ترجمہ از سیّد حامد یزدانی کا خیر مقدم ہے۔
امام الحدّاد کی لکھی ہوئی دس کتابوں میں سے یہ پہلی کتاب ہے جس کا اردو زبان میں ترجمہ ہوا ہے اور جب ہم اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ امام الحدّاد کو قطب الارشاد (ہدایت کا روحانی ستون) کیوں کہا جاتا ہے۔

سب سے پہلے میں امام الحدّاد کی مثالی زندگی کے اہم ترین نکات کا خلاصہ ان کی سوانح سے پیش کروں گا

جسے لکھنے کی سعادت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے مجھے ۱۴۳۵/۲۰۱۴ھ میں عطا فرمائی اس کے بعد میں اس بات کی وضاحت کروں گا کہ امام الحدّاد کے رسالۃ المُعاوِنَہ کے اردو ترجمہ کے لئے سیّد صاحب کس لئے موزوں ترین شخصیت ہیں۔

(ا) کچھ رسالۃ المُعاوِنَہ کے مصنّف امام الحدّاد نَفعنَا اللّٰہُ بِہٖ کے بارے میں:

امام الحدّاد نَفعنَا اللّٰہُ بِہٖ کی زندگی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اور اُس کے پیارے نبی صلّ اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مُشک بار، اہلِ بیت و صحابہ رضی اللہ عنہم کی چاہت کے گلاب سے عطر بیز اور صالحین کرام اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اُلفت کے عود سے مہکی ہوئی ہے۔

ان کا تعلق اہلِ بیت سے ہے اور شجرہ مبارکہ سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیّد الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کے توسط سے رسول اللہ صلّ اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔

اسلام کی تبلیغ دنیا میں تین طریقوں تحریر، تقریر اور سفر کے ذریعے کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ امام الحدّاد کی ان تینوں شعبوں میں شاندار کارکردگی بعد کی صدیوں میں آنے والوں کے لئے ایک عظیم مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔

آپ بجا طور پر شیخ الاسلام ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (خالص توحید) پر ایمان رکھنے والوں کے سرخیل ہیں۔ روحانیت میں آپ مقامِ صدیقیّت اور ولایتِ عظمیٰ جیسے مراتب پر فائز ہوئے اور یوں بارہویں صدی کے مجدّد کہلائے۔

آپ اہلِ سنّت والجماعت کے عظیم صوفی شیخ اور پیرِ کامل ہیں۔آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کی۔آپ مذہباً (فقہی اعتبار سے) شافعی، عقیدتاً اشعری اور مشرباً علوی ہیں۔

آپ ہمیشہ بیواؤں، یتیموں اور غریبوں کے لئے فکر مند رہتے تھے اور ان کی مدد فرماتے تھے۔آپ نے کئی یتیم بچوں کو اپنا کر ان کی پرورش اپنے بچوں کے ساتھ کی۔آپ نے غریبوں اور مسافروں کو اپنی زرعی زمین سے خوراک حاصل کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔آپ اپنے خادموں کو تنخواہ بڑی فراخدلی سے دیتے تھے اور آپ کا گھر ہمیشہ مہمانوں سے بھرا رہتا تھا۔ ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جودوسخا کی اس روایت کو برقرار رکھنا چاہیے۔

مدینہ منوّرہ کے شیخ ڈاکٹر مصطفٰی البدوی حفظہ اللہ نے امام الحدّاد کی سوانح میں لکھا ہے کہ آپ کے چالیس خلفاء جن کا نام عمر تھا، مقام ولایت پر فائز ہوئے اور اس بات کی پیش گوئی آپ کے مرشد الحبیب عمر بن عبدالرحمن نَفَعَنَا اللّٰہُ بِہٖ نے کی ہوئی تھی۔

سبحان اللہ

آپ کی میراث یہ تین چیزیں ہیں:

(۱) ذکر اللہ

(۲) آپ کا مثالی کردار اور آپ کی دس تصانیف

(۳)۱۵۰ دینی قصائد پر مشتمل آپ کا دیوان

اب میں ان نکات کی مختصر وضاحت پیش کروں گا۔

(۱) ذکر اللہ کی میراث

امام الحدّاد نے قرآنِ پاک اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمدّ صلّ اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ماخوذ نہایت ہی پیارے اذکار، دعائیں اور کلمات ورڈُاللّطیف اور راتب الحدّاد کی صورت میں مرتّب کئے جو کہ اب چار اکنافِ عالم میں پڑھے جاتے ہیں اور ان کے تراجم انڈونیشی، افریقن عربی، انگریزی اور سویڈش میں ہو چکے ہیں۔ ان اذکار و اوراد کا نور پوری دنیا میں پھیل چکا ہے اور مسلمانوں کے گھروں، دلوں اور پیشانیوں کو منوّر کر رہا ہے۔

امام الحدّاد نے ایک ضخیم کتاب ورڈُالکبیر بھی مرتّب کی ہے۔ وورڈُالکبیر کو ایک بار پڑھنے سے ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا اسمِ ذات (اللہ) ۱۸۶۷ بار اپنی زبان سے ادا کرنے کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ آپ کا ایک منفرد اعزاز یہ بھی ہے کہ آپ نے سورہ الفاتحہ، سورہ یٰسٓ، سورہ الواقعہ اور آیت الکرسی کے بعد پڑھی جانے والی خصوصی دعائیں مرتّب کیں۔

(۲) اسلامی روحانیّت پر مستند اور کلاسک کتابیں

امام الحدّاد نے دس کتابیں تحریر فرمائیں جو اسلامی روحانیت میں کلاسک (سند) کا درجہ رکھتی ہیں۔ گزشتہ تین صدیوں سے بھی زائد عرصہ سے مسلمان انہیں پڑھ کر اپنے تقویٰ میں اضافہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اسی لئے آپ کا لقب قطب الارشاد (اسلام کی تبلیغ اور ہدایت کا روحانی محور) ٹھہرا۔

آج کل تو قرآنِ کریم کی آیات کے کمپیوٹر کی مدد سے مرتب کیے گئے اشاریئے دستیاب ہیں۔ ہم کسی بھی موضوع پر قرآنِ پاک کی آیات تلاش کرنا چاہیں تو کمپیوٹرائزڈ اشاریئے سے بآسانی کر سکتے ہیں۔ لیکن امام الحدّاد کو اس قسم کے کسی اشاریئے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ بذاتِ خود ایک جیتا جاگتا اشاریہ تھے قرآنِ پاک ہی کا نہیں بلکہ احادیث مبارکہ کا بھی۔ جب آپ ان کی لکھی ہوئی دس کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو اس امر کی حقانیت آپ پر بخوبی آشکار ہو جائے گی۔ امام الحدّاد کی کتابیں روحانیت کے ابتدائی طالب علموں سے لے کر اعلیٰ مقام پر فائز مشائخ تک سب کے لئے یکساں مفید ہیں۔

امام الحداد امام غزالی نَفعَنَااللہُ بِہِ کی روایت کے امین مصنّف ہیں امام غزالی کی کتاب احیاء علوم الدّین سے اس درجہ محبت کرتے تھے کہ اس کی تعریف میں انہوں نے ایک نظم بھی تخلیق فرمائی۔ ہم امام الحدّاد کی کتابوں سے اس لئے زیادہ استفادہ کر سکتے ہیں کہ آپ نے اپنی کتابوں میں امام غزالی کے بعد آنے والے علماء و مشائخ کے اقوال کو بھی شامل کر لیا ہے۔

آپ کی تحریر کی نمایاں خصوصیات میں سب سے زیادہ اہم اس کا خالص، موثر اور مفید ہونا ہے۔ آپ کی تحریر جامع ہے مگر مختصر۔ اس میں گہرائی ہے مگر احساسِ دشواری کے بغیر۔

وہ آپ کو مرعوب کرنے کے انداز میں بات نہیں کرتے بلکہ آپ کو روحانیت کی راہ میں ترقی کا اہل جان کر آپ سے بہت اشتیاق اور احترام کے ساتھ مخاطب ہوتے ہیں اور یوں آپ اس درجہ حکمت و دانائی پر متعجب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

وہ ایک ایسے کیمیا گر ہیں جو لوگوں کے دلوں کو دنیاوی رغبتوں سے چھٹکارا دلا کر انہیں رجال اللہ (اللہ کے بندے) بنانا چاہتے ہیں۔

جکارتہ کی ایک مسجد میں گذشتہ ۱۲۰ برس سے آپ کی تصانیف رسالۃ المُعاوِنَہ اور النَّصائح الدِّینیہ کے مطالعہ کی درسی نشستوں کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ ان کی یہ دو کتابیں دینی دروس میں غالباً سب سے زیادہ استعمال کی گئی ہیں۔ کینیا میں سیّدی و مرشدی الحبیب احمد مشہور بن طٰہٰ نَفعَنَا اللہُ بِہٖ اِن کتابوں کا درس دیا کرتے تھے۔ الحبیب امام الحدّاد نَفعَنَا اللہُ بِہٖ کا اتنا احترام کرتے تھے کہ جابجا سیّدی کہہ کر مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے اپنے روحانی شاہکار مفتاحُ الجنّہ (کلیدِ بہشت) میں رسالۃ المُعاوِنَہ سے تفکّر کی اقسام کے تقریباً سارے باب کا حوالہ دیا ہے۔

ان درسی نشستوں کی برکات دور دراز تک پھیل چکی ہیں۔ یہاں تک کہ سڈنی (آسٹریلیا) میں اب آپ کی لکھی ہوئی سبیل الادّکار (بندے کی زندگیاں) کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ آپ کی لکھی ہوئی کچھ کتابیں تعلیمی اداروں کے نصاب میں بھی شامل ہیں۔ ترکی سے لے کر کینیا تک علمائے کرام آپ کی شاعری اور نثری کتابوں کے حوالے دیتے ہیں۔

(۳) ۱۵۰ دینی قصائد پر مشتمل دیوان

امام الحدّاد نے ۱۵۰ دینی نظمیں اور قصیدے لکھے جو آپ کے دیوان میں حروفِ تہجّی کی ترتیب سے شامل ہیں۔ اس طرح انہوں نے اسلامی تعلیمات کو نثر اور نظم ہر دو اصناف میں بڑے جامع انداز میں پیش

کیا۔اس کی ایک مثال عقیدہ اہل السُّنہ والجماعہ ہے جسے آپ نے نثر اور نظم دونوں میں لکھا ہے۔

ان کا ایک قصیدہ تو ایسا ہے جس کا بیشتر حصہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پر مشتمل ہے۔یہ قصیدہ آپ نے اُس وقت تحریر فرمایا جب آپ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔اس قصیدے کا ۱۶ واں شعر مسجدِ نبوی سے متصل آپ ﷺ کے حجرہ مبارکہ کے اندر کندا ں ہے۔

آیئے حصولِ برکت کے لئے اسے پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

نَبِيٌّ عَظِيمٌ خُلْقُهُ ٱلْخُلُقُ ٱلَّذِيْ
لَهُ عَظَّمَ ٱلرَّحْمٰنُ فِيْ سَيِّدِ ٱلْكُتُبِ

ترجمہ: وہ عظیم نبی جن کا کردار ایسا کردار ہے کہ جس (کے ذکر) کو نہایت مہربان رب نے اپنی عظیم الہامی کتب کی سردار کتاب (قرآن) میں عظمت بخشی۔

ہمارے ایک پاکستانی بھائی جو قادریہ سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں اس شعر کی نسبت سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کا نام حدّاد رکھا۔

اللہ اکبر

(ب) کچھ رسالۃالمعاونہ کے مترجم سیّد حامد یزدانی حفظہ اللہ کے بارے میں:

میرے خیال میں سیّد حامد یزدانی اس ترجمہ کے لئے بہت موزوں شخصیّت ہیں کیونکہ وہ شاعر بھی ہیں اور عالم (سکالر) بھی۔ اسی لئے وہ امام الحدّاد نَفعَنَا اللہُ بِہ کے لکھے ہوئے اذکار و اوراد کو جو وِردُ اللّطیف اور رَاتِبُ الحدّاد جیسی کتابوں میں شامل ہیں، آپکی لکھی ہوئی دس کتابوں اور آپکے ۱۵۰ قصائد کے مندرجات اور شعری اسلوب کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

سیّد صاحب مذہباً (فقہی طور پر) حنفی، عقیدتاً ماتریدی، مشرباً نقشبندی اور نسباً گیلانی ہیں۔

دینی ادب کے ضمن میں سیّد صاحب کی دو کتابیں اطاعت (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور نبیِ کریم صلّ اللہ علیہ و سلم کی) اور گلِ توصیف (تعریف کے گلاب) چھپ چکی ہیں۔ یہ کتابیں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی حمد، نبیِ کریم صلّ اللہ علیہ و سلم کی نعتوں کے علاوہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم، خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی مناقب پر مشتمل ہیں۔

(ا) حمد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم کی بجاآوری ہے۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ
اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں (۲:۱۶۵)

سیّد صاحب اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء پر اردو میں ایک نظم لکھ کر پہلے ہی ہمارے دل جیت چکے ہیں۔

سُبحانَ اللہ

(ب)اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے خود قرآنِ پاک کی بہت سی آیات میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان فرمائی ہے۔آیئے اس موقع پر حصولِ برکت کے لئے ایک آیت پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَٰلَمِينَ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان (جہانوں) کے لئے (۲۱:۱۰۷)

چنانچہ نعتیں لکھ کر سیّد صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کی تقلید میں نعتیں لکھنے والوں کی پیروی کی ہے۔

آیئے نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا تذکرہ کرتے ہیں۔
حضرت انس بِن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔کہ قیامت کب آئے گی؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم نے قیامت کی کیا تیاری کر رکھی ہے؟اس نے جواب دیا کہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ توآپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جن سے محبت کرتے ہو انہی کے ساتھ ہو گے۔(البخاری ومسلم)

(ت)اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف اس انداز سے کی ہے:

وَٱلسَّـٰبِقُونَ ٱلۡأَوَّلُونَ

اور سب میں اگلے (۹:۱۰۰)

رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُواْ عَنۡهُۚ

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی (۹۸:۸)

چنانچہ سیّد صاحب نے تمام خلفاء راشدین کی مناقب لکھی ہیں یعنی:

سیّدنا ابو بکر صدّیق

سیّدنا عمر الفاروق

سیّدنا عثمان ذوالنّورین

سیّدنا علی المرتضٰے رضی اللہ عنہم

(ث) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اہلِ بیت کی شان یوں بیان فرمائی ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذۡهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجۡسَ أَهۡلَ ٱلۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيرًا

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔ (۳۳:۳۳)

چنانچہ سیّد صاحب نے درج ذیل اہل البیت پر بھی مناقب لکھی ہیں:

سیّدنا علی المُرتضٰی

سیّدتنا فاطمہ الزّہرا

سیّدنا امام الحسن

سیّدنا امام الحسین رضی اللہ عنہم

اس کے علاوہ انہوں نے دو امہات المومنین (اہلِ ایمان کی ماؤں):

سیّدتنا خدیجہ الکبرٰی رضی اللہ عنہا

سیّدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا

ان کے علاوہ حضور کی والدہ ماجدہ سیّدتنا آمنہ علیہاالسّلام اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی مناقب رقم کی ہیں۔

(ج) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے اولیاء کی تعریف ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ غم (۱۰:۶۲)

چنانچہ سیّد صاحب نے درجِ ذیل اولیاء اللہ اور صالحین کی شان میں ایک یا ایک سے زائد مناقب تحریر کی ہیں:

غوث الاعظم الشّیخ عبد القادر جیلانی

حضرت داتا گنج بخش علی الہجویری

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی

حضرت نظام الدین اولیاء

حضرت خواجہ محمّد بہاء الدّین نقشبند

امام ربّانی مجدّد الفِ ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (بریلوی)

حضرت امام عبد اللہ بن علوی الحدّاد

حضرت الحبیب شیخ احمد مشہور بن طٰہٰ الحدّاد

حضرت اخوندزادہ سیف الرحمان پیر ارچی خراسانی۔

نَفَعَنَا اللّٰہُ بِہِم (اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہمیں ان سب کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

سیّد صاحب نے اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرنے والے مختلف سلسلہ ہائے طریقت بشمول قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور علویّہ کے شیوخ کی شان میں مناقب لکھی ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنے مرشد

کے اس پیغام کو بھی عام کرنے کی سعی کی ہے کہ ہمیں تنگ نظر نہیں ہونا چاہیے۔

ٹورانٹو میں ہم گذشتہ کئی برس سے ذکر اور میلاد کی محافل کا اہتمام کرتے آرہے ہیں۔ سیّد صاحب ایسی ہر محفل میں اپنی ذمہ داری سمجھ کر محفل کی مناسبت سے لکھے ہوئے کلام کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب صوفی روایات کے حامل سات مدرسوں کے ساتھ مل کر جشنِ حفظِ قرآن کا اہتمام کیا گیا تو سیّد صاحب نے اس میں قرآنِ پاک کی شان میں لکھی اپنی نظم پیش کی۔ جشنِ عیدِ میلاد النّبی ﷺ منایا گیا تو وہ اپنی ایک تازہ نعت کے ساتھ اس میں شریک تھے۔ غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی نَفَعَنَااللّٰہُ بِہ کے عرس کے موقع پر طریقہ قادریہ کے مطابق ذکر کا اہتمام کیا گیا تو انہوں نے غوث پاک کی شان میں ایک منقبت سنائی۔ ہم اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی زیادہ تر اسلامی شاعری کو اپنی (مدرسہ کی) ویب سائٹ www.madrasahidaya.net پر اپ لوڈ کرنے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔

سیّد صاحب نے دینی شاعری کا فن اپنے والدِ گرامی قدر حضرت سیّد یزدانی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھا جن کے نعتیہ شعری مجموعہ کا نام توصیفِ خیرُ البشر ہے۔ جہاں جہاں اور جس انداز میں سیّد صاحب اپنے دادا مرشد حضرت پیر ارچی نفعنا اللہ بہ کا تذکرہ کرتے ہیں اس سے ہمیں ادراک ہوتا ہے کہ پیرِ ارچیؒ واقعی ایک شیخِ کامل ہیں۔ یوں گویا سیّد صاحب کی جڑیں تصوف میں بھی مستحکم ہیں۔

سیّد صاحب نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نَفَعَنَااللّٰہُ بِہ کی شاعری پر قابلِ قدر کام کیا ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے اعلیٰ حضرت کے لکھے ہوئے مشہورِ زمانہ سلام کی تضمین لکھی ہے۔ تضمین کو عربی

میں تخمیس کہتے ہیں جس میں اصل شعر پر تین مصرعوں کا اضافہ کر کے اسے پانچ مصرعوں پر مشتمل بند کی شکل دے دی جاتی ہے۔ اعلیٰ حضرت کا لکھا ہوا سلام ۱۷۱ اشعار پر مشتمل ہے اور یہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد صلّ اللہ علیہ وسلم پر کسی بھی زبان میں لکھا گیا سب سے طویل سلام ہے۔ سیّد صاحب نے ان سارے کے سارے ۱۷۱ اشعار کی تضمین رقم کر کے اپنا نام علماء کی فہرست میں بھی لکھوا لیا ہے۔ اس تضمین کی دو نمایاں ترین خصوصیات ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں متعدد اسماء النّبی (ہمارے پیارے نبی صلّ اللہ علیہ وسلم کے نام) شامل کیے گئے ہیں اور دوسرے یہ کہ اس میں بہت سے اولیاء اللہ کے اسمائے گرامی بھی مذکور ہیں۔

سیّد صاحب چوں کہ اعلیٰ حضرت سے بے حد محبت و عقیدت رکھتے ہیں اس لیے رسالۃ المُعاوِنَہ (کتابِ استعانت) کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے انہوں نے قدرتی طور پر اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن (کنزالایمان) سے ہی استفادہ کیا ہے۔ یہ امر اس حقیقت کی جانب واضح اشارہ ہے کہ وہ امام الحدّاد کے روحانی شاہکار کا ترجمہ کرنے کے صحیح حقدار ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور بھی مناسبت ہے۔ امام الحبیب احمد مشہور بن طٰہٰ الحدّاد نَفَعَنَااللہُ بہٖ موجودہ دور میں امام الحدّا نَفَعَنَااللہُ بہٖ کے سب سے اہم نمائندہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت نَفَعَنَااللہُ بہٖ اور الحبیب نَفَعَنَااللہُ بہٖ، دونوں امام نسفی نَفَعَنَااللہُ بہٖ کی تفسیرِ قرآن تجویز کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی زبان (سوچ) ایک ہی ہوتی ہے۔ یہ دل کی زبان ہے اور محبت پر مبنی ہے۔

الحمد للہ میں نے سارا اردو ترجمہ اصل عربی متن کو سامنے رکھ کر پڑھا ہے اور میرے خیال میں سیّد

صاحب نے بہت باریک بینی اور احتیاط سے ترجمہ کیا ہے۔ان کی یہ بے لوث خدمت صرف محبت کی بناء پر ہے۔امام الحداد پر ان کی دو منقبتیں بھی اس بات کی شاہد ہیں کہ وہ امام صاحب سے بہت پیار کرتے ہیں۔

یہاں میں امام الحداد پر لکھی ان کی ایک منقبت سے چار منتخب بند پیش کرتا ہوں۔ملاحظہ کیجئے:

دولتِ ذِکر و یقیں دے کر　　دعوتِ دینِ مبیں دے کر
قیدِ غفلت سے کریں آزاد　　قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

اُن کی تحریریں مثالی ہیں　　بُلبُلِ باغِ غزالیؒ ہیں
معتبر ہے ان کا ہر ارشاد　　قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

ہیں قصائد اتنے نورانی　　فیض دیتے ہیں جو روحانی
شاد ہو جن سے ہر اک ناشاد　　قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

آئنہ شفاف کرتے ہیں　　زنگ دِل کا صاف کرتے ہیں
ہیں لطیف اُن کے سبھی اوراد　　قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم رسالۃ المُعاوِنَہ کا یہ اردو ترجمہ اپنے مدرسہ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

الحمدللہ

اب جبکہ سیّد صاحب اس ترجمہ کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں تو ہمیں یہ خوش خبری ملی ہے کہ حیدرآباد (بھارت) سے برادر محمّد نوید صدّیقی حفظہ اللہ بھی اس کتاب کا اردو ترجمہ کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ ترجمہ مکمل کرنے میں ان کی مدد فرمائے۔ آمین

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مدینہ منوّرہ کے شیخ ڈاکٹر مصطفٰی البدوی حفظہ اللہ نے امام الحدّاد کی تقریباً ساری کتابوں کا انگریزی ترجمہ کرنے میں پہل کی ہے اور اسی طرح احمد سمیت حفظہ اللہ کو امام صاحب کی پانچ کتابوں کا ملائشین زبان میں ترجمہ کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ ان دونوں حضرات نے رسالۃ المُعاوِنَہ کا بھی ترجمہ کیا ہے۔ جبکہ امّ ہانی نِلسن حفظھا اللہ اور عبدالوحید مورون حفظہ اللہ نے سویڈش میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ امام صاحب کی کتابوں کے کئی ابواب کا انڈونیشین، ملائشین، اردو، کسواہیلی، صومالی، فرانسیسی، ڈچ اور ڈینش میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ نابینا افراد کے لئے اسلامی کتب شائع کرنے والے پبلشر کتابہ کی طرف سے امام الحدّاد نَفعَنَا اللّٰہُ بہ کی تصنیف النّصائح الدینیہ کے ابتدائی ابواب ابھرے ہوئے الفاظ Braille میں شائع ہو چکے ہیں۔ امام الحدّاد نَفعَنَا اللّٰہُ بہ عالمِ دنیا میں بھی اور عالمِ ارواح میں بھی قطب الارشاد کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

اللہ اکبر

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سیّد صاحب کو دنیا و آخرت میں اپنے بے حدّ و شمار خزانوں سے اس کامیاب خدمت کا صلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ان کی اور ان کے اہلِ خانہ کی تمام نیک تمنّاؤں کو پورا فرمائے۔ آمین اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے تاکہ وہ خدمتِ دین کے نیک کام کو جاری و ساری رکھ سکیں۔ آمین

اسی طرح اللہ تعالیٰ امریکہ میں مقیم برادر عابد پیکر حفظہ اللہ کو بھی اجر عطا فرمائے جنہوں نے نہ صرف مصحف سوفٹ ویئر سے قرآنِ پاک کی آیات کو شامل کیا بلکہ کتاب میں شامل مواد کی پروف خوانی اور اشاعت کے لئے صفحات کی موزوں ترتیب کا کام بھی بخوبی انجام دیا۔ آمین

اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عطا فرمائے جو اپنے طور سے اور اپنی اہلیت کے مطابق ایسی کتابوں کی اشاعت میں تعاون کرتے ہیں۔ آمین

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین

الفاتحہ

ربیع الاوّل ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹

ٹورانٹو۔ کینیڈا